## 13744 ـ عورتوں کا اپنے بال کاٹنا اور چہرے کے بال اتارنا

**سوال**

میں مسلمان عورتوں کے متعلق ایك بحث ( مقالہ ) لکھ رہی ہوں، اور مسلمان عورت کے بالوں کے متعلق حکم معلوم کرنا چاہتی ہوں، آیا مسلمان عورت کے لیے اپنے بال کاٹ کر کندھوں کے برابر کرنے جائز ہیں یا نہیں ؟
اور چہرے پر اگے ہوئے بالوں کا حکم کیا ہے، کیا ان کو اتارنا حرام ہے یا نہیں ؟
آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے لیے قوت ایمان کی دعا فرمائیں.

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے ایمان کو اور زیادہ کرے، اور آپ کے سینہ کو کھول دے.

آپ کا سوال دو مسئلوں پر مشتمل ہے:

پہلا مسئلہ:

سر کے بال کاٹنے کا حکم:

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عورت کے بال کاٹنے کے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے، بال منڈانا منع ہے، آپ کو کوئی حق نہیں کہ آپ سر کے بال منڈائیں، لیکن ہمارے علم کے مطابق آپ بالوں کی لمبائی یا اس کی کثرت سے کاٹنے میں کوئی حرج نہیں.

لیکن یہ اچھے اور احسن طریقہ سے ہونا چاہیے جو آپ اور آپ کے خاوند کو پسند ہو، وہ اس طرح کہ آپ خاوند کے ساتھ متفق ہوں لیکن بال کٹوانے میں کافر عورتوں کے ساتھ مشابہت نہیں ہونی چاہیے، اور اس لیے بھی کہ بال لمبے ہونے میں انہیں دھونے اور کنگھی کرنے میں مشقت ہے.

چنانچہ اگر بال زیادہ ہوں اور عورت اس کی لمبائی یا کثرت میں سے کچھ کاٹ دے تو کوئی نقصان نہیں، یا اس لیے

بھی کہ بال کاٹنےمیں خوبصورتی ہے جو وہ خود اور اس کا خاوند چاہتا ہے اور اسے پسند کرتا ہے تو ہمارے نزدیك اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن بال بالکل کاٹ دینا اور منڈا دینا جائز نہیں، لیکن اگر کوئی عذر ہو، یا بیماری ہو تو ایسا کیا جا سکتا ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے. اھ

دیکھیں کتاب: فتاوی المراۃ المسلمۃ ( 2 / 515 ).

صحیح مسلم میں ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے بال کاٹا کرتی تھیں حتی کہ وہ کانوں کے برابر ہوتے تھے "

صحیح مسلم کتاب الحیض ( 320 ).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس میں عورتوں کے لیے بال چھوٹے کرنے کی دلیل پائی جاتی ہے " اھ

لیکن عورت کو کافر عورتوں اور فاسق و فاجر عورتوں کی مشابہت میں بال کاٹنے سے اجتناب کرنا چاہیے.

شیخ صالح الفوزان کہتے ہیں:

" عورت کےلیے پیچھے سے بال کاٹنے اور دونوں جانبوں سے بال لمبے چھوڑ دینا جائز نہیں، کیونکہ اس میں اپنے جمال کے ساتھ بدصورتی ہے کیونکہ بال اس کے جمال میں شامل ہوتے ہیں، اور پھر اس میں کافر عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی ہوتی ہے.

اور اسی طرح مختلف شکلوں میں کاٹنا، اور کافر یا حیوان کے ناموں سے بال کٹ بنوانا مثلا ڈیانا کٹ، یہ کافر عورت کا نام ہے، اور شیر کٹ یا چوہا کٹ؛ کیونکہ کفاراور جانوروں کے ساتھ مشابہت حرام ہے، اور اس لیے بھی کہ عورت کے بالوں کے ساتھ مذاق ہے جو کہ عورت کا جمال ہے.

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ ( 2 / 516 - 517 ).

دوسرا مسئلہ:

چہرے کے بال اتارنا:

شیخ محمد بن صالح ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر تو بال غیر عادی ہوں یعنی وہ ایسی جگہ ہوں جہاں عادتا بال نہیں ہوتے، مثلا عورت کی مونچھیں آ جائیں، یا پھر اس کے رخسار پر بال اگ آئیں، تو انہیں اتارنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ عادت کے خلاف ہیں، اور ان میں عورت کی بدصورتی ہے.

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ ( 2 / 536 - 537 ).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

عورت کے لیے چہرے کے بال اتارنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

مونچھوں اور رانوں، اور پنڈلیوں اور بازؤوں کے بال اتارنے میں عورت پر کوئی حرج نہیں، اور نہ اس نہی میں داخل نہیں ہوتے جو بال اکھیڑنے کے متعلق آئی ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد الرزاق عفیقی

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن قعود

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( 5 / 194 - 195 ).

اور مستقل فتوی کمیٹی سے یہ سوال بھی کیا گیا:

عورت كے ليے اپنے جسم كے بال اتارنے كا حكم كيا ہے، اگر جائز ہے تو پھر يہ بال كون اتار سكتا ہے ؟

كميٹى كا جواب تھا:

" سر اور ابرو كے بال كے علاوہ باقى بال اتارنے جائز ہيں، ابرو اور سر كے بال اتارنے جائز نہيں، اور نہ ہى وہ ابرو كا كوئى بال كاٹ سكتى ہے، اور نہ ہى مونڈ سكتى ہے، اور باقى جسم كے بال يا تو وہ خود اتارے، يا پھر اس كا خاوند، يا كوئى اس كا محرم وہاں سے جس حصہ كو وہ ديكھ سكتا ہے، يا كوئى عورت اس حصہ سے جہاں اس كو ديكھنا جائز ہے "

الشيخ عبد العزيز بن باز

الشيخ عبد الرزاق عفيفى

الشيخ عبد اللہ بن غديان

الشيخ عبد اللہ بن قعود

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء ( 5 / 194 ).

اور زيرناف بال اور رانوں كے بالوں كو نہ تو كوئى دوسرى عورت ديكھ سكتى ہے، اور نہ ہى كوئى محرم ہى ديكھ سكتا ہے.

عورت كے ليے ابرو كے سارے يا كچھ بال اتارنے حرام ہيں، يہ كسى بھى طريقہ اور وسيلہ يعنى نہ تو كاٹ كر اور نہ ہى مونڈ كر اور نہ كوئى كوئى پاؤڈر اور كريم استعمال كر كے اتارے جا سكتے ہيں، كيونكہ يہ اس نمص ميں شامل ہوتا ہے جس سے منع كيا گيا ہے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايسا كرنے والى پر لعنت كى ہے.

اور النامصہ وہ عورت ہے جو زينت كے ليے اپنے ابرو كے سارے يا كچھ بال اكھيڑتى اور اتارتى ہے، اور المتنمصہ وہ عورت ہے جس كے بال اتارے جائيں، اور يہ اللہ كى پيدا كردہ صورت ميں تبديلى ہے، جس كا شيطان نے اللہ تعالى كے ساتھ عہد كيا تھا كہ وہ ابن آدم كو اس كا حكم دےگا.. "

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر ( 2162 ) اور ( 1172 ) اور ( 1192 ) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

اور مزید معلومات کے لیے آپ کتاب: الفتاوى الجامعة للمراة المسلمة ( 3 / 877 ـ 879 ) کا بھی مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .